فضائلِ امیر المؤمنین امام المتقین علی ابن ابی طالب علیہ السلام علماء و کتب اہل سنت کی نظر میں

ان مختصر سے ابتدائی کلمات میں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ علمائے اہلِ سنت کی کتب سے حوالہ جات لکھنے کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ شیعہ علماء نے ان روایات کے بارے میں کچھ نہیں لکھا، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان تمام روایات کو شیعہ علماء نے اپنی کتب میں واضح طور پر بیان کیا ہے اور اُن کی نظر میں یہ سب معتبر اور تسلیم شدہ ہیں۔ان کے بارے میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا۔ لہٰذا ان وجوہات کے پیش نظر شیعہ علماء اور کتب شیعہ سے کوئی حوالہ نہیں لکھا جارہا۔ صرف چند ایک جگہوں پر اشارتاً ذکر کیا گیا ہے۔

اصل مدعا یہ ہے کہ وہ لوگ جو علی (ع) کو صرف مسلمانوں کا چوتھا خلیفہ مانتے ہیں اور اُن کو رسول اللہ کا خلیفہً بلافصل نہیں مانتے، آپ کے فضائل اُن کی زبانی سنے جائیں، اس لیے کہ اہل سنت کے لیے شیعہ کتب حجت نہ

ہوں تو،انکے اپنے علماءاور مذہب کی کتب توانکے لیے یقینی طور پر حجت ہیں،اسی لیے ہم نے امیر المؤمنین علی کے اہم فضائل کو اہل سنت کی معتبر کتب سے جمع کر کے بیان کیا ہے تاکہ اس طرح ایک تو مسلمانانِ عالم کو صحیح راستہ دکھاتے ہوئے ان پر اتمام حجت ہو سکے، اور دوسرے اہلِ تشیع کے ایمان نسبت بہ محمد و آلِ محمد کو مزید تقویت پہنچا سکیں گے،انشاءاللہ۔

پہلی روایت:

علی(ع)سب سے پہلے نبوت اور کلمہ توحید کی گواہی دینے والے ہیں۔

عَنْ انس ابن مالک قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ:صَلّٰی عَلیَّ الْمَلٰائِکَۃُ وَ عَلٰی عَلِیِّ سَبْعَ سِنِیْنَ وَلَمْ یَصْعُدْ اَوْ لَمْ یَرْتَفِعْ بِشَہَادَۃِ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنَ الْاَرْضِ اِلَی السَّمَاءِ اِلَّا مِنّی وَمِنْ علی ابنِ ابی طالب۔

انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا کہ فرشتے سات سال تک مجھ پر اور علی علیہ السلام

پر درود بھیجتے رہے (یہ اس واسطے کہ ان سات سالوں میں) خدا کی وحدانیت کی گواہی زمین سے آسمان کی طرف

سوائے میرے اور علی کے علاوہ کسی نے نہ دی۔

یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کے سب سے پہلے اسلام لانے کے بارے میں اہلِ سنت اور

شیعہ کتب سے کافی روایات ملتی ہیں۔ جیسے زید بن ارقم کہتے ہیں کہ :

اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلِی،

سب سے پہلے جو اسلام لائے وہ علی تھے۔

ابن کثیر کتاب البدایہ والنہایہ،جلد۷،صفحہ۳۳۵(باب فضائلِ علی علیہ السلام)۔

گنجی شافعی کتاب کفایة الطالب،باب۲۵،صفحہ۱۲۵۔

سیوطی ،کتاب تاریخ الخلفاء، صفحہ۱۶۶(بابِ ذکر علی ابن ابی طالب علیہ السلام)۔

ابن عساکر تاریخ دمشق ،باب شرح حالِ امام علی ،جلد۱، ص۷۰،حدیث۱۱۶۔

ابن مغازلی کتاب مناقب ِ امیر المؤمنین ، حدیث ۱۹،ص۸،اشاعت اوّل،ص۱۴پر

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودة، باب۱۲،صفحہ۶۸۔

حافظ الحسکانی، کتاب شواہد التنزیل میں، حدیث ۷۸۶اور ۸۱۹۔

سیوطی، کتاب اللئالی المصنوعہ،ج۱،ص۱۶۹و(صفحہ۱۶۶اشاعت بولاق)

متقی ہندی، کنز العمال،ج۱۱،ص۶۱۶(مؤسسة الرسالہ بیروت،اشاعت پنجم)۔

اسی طرح انس بن مالک کہتے ہیں کہ :

"بُعِثَ النَّبِیُّ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَاَسْلَمَ عَلِیٌّ یَوْمَ الثلاثا"

یعنی پیغمبر اکرم(ص) پیر کے دن مبعوث بر سالت ہوئے اور علی علیہ السلام نے منگل کے دن اسلام قبول کیا۔

خطیب،تاریخ بغداد میں، جلد۱، صفحہ۱۳۴(حالِ علی علیہ السلام، شمارہ۱)۔

حاکم ،المستدرک میں، جلد۳، صفحہ۱۱۲(بابِ فضائلِ علی علیہ السلام)۔

ابن کثیر، کتاب البدایہ والنہایہ، جلد۳،صفحہ۲۶۔

سیوطی، کتاب تاریخ الخلفاء،صفحہ۱۶۶(بابِ ذکر علی ابن ابی طالب علیہ السلام)۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودة، باب۱۲، صفحہ ۶۸اورباب۵۹،ص۳۳۵

ابن عساکر تاریخ دمشق ، حالِ امیر المؤمنین امام علی ،جلد۱، ص۴۱،حدیث۷۶۔

دوسری روایت:

علی(ع) پیغمبر(ص) کے ساتھ اور پیغمبر(ص) علی(ع) کے ساتھ ہیں:

عَنْ علی ابنِ ابی طالب قَالَ: قٰالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ علیہ وآلہ وسلَّمْ: یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنّی وَ اَنَا مِنْکَ۔

علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ پیغمبر اسلام نے فرمایا: یا علی! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

حاکم، کتاب المستدرک میں جلد۳،صفحہ۱۲۰۔

ذہبی، میزان الاعتدال،جلد۱ ، صفحہ ۴۱۰، شمارہ ۱۵۰۵،ج۳، ص۳۲۴، شمارہ۶۶۱۳

ابن ماجہ سنن میں، جلد۱،صفحہ۴۴،حدیث۱۱۹۔

ابن کثیر، کتاب البدایہ والنہایہ،جلد۷،صفحہ۳۴۴(بابِ فضائلِ علی علیہ السلام)۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق میں، باب حالِ امیر المؤمنین ،ج۱، ص۱۲۴،حدیث۱۸۳

سیوطی،تاریخ الخلفاء،صفحہ۱۶۹۔

ابن مغازلی، کتاب مناقب میں، حدیث۲۷۵،صفحہ۲۲۸،اشاعت اوّل۔

گنجی شافعی، کتاب کفایة الطالب، باب ۶۷،صفحہ۲۸۴۔

شیخ سلیمان قندوزہ حنفی، کتاب ینابیع المودة، صفحہ۲۷۷، باب۷،صفحہ۶۰۔

بخاری، کتاب صحیح بخاری میں، جلد۵،صفحہ۱۴۱(عن البراء بن عازب)۔

نسائی الخصائص میں، صفحہ۱۹اور۵۱اور حدیث۱۳۳،صفحہ۳۶۔

ترمذی اپنی کتاب میں، جلد۱۳،صفحہ۱۶۷(عن البراء بن عازب)۔

متقی ہندی، کتاب کنزل العمال ،جلد١١،صفحہ٥٩٩،اشاعت پنجم بیروت۔

تیسری روایت:

پیغمبر(ص)اور علی(ع) کی خلقت ایک ہی نور سے ہوئی ہے:

عَنْ جٰابِرِبْنِ عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِی رسول اللّٰہ یَقُوْلُ لِعَلیِّ: النّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتّیٰ وَ اَنَا وَ اَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ وٰاحِدَةٍ ثُمَّ قَرَأَ النَّبِی"وَجَنٰاتٌ مِنْ اَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِیْلٌ صِنْوٰانٌ وَغَیْرُ صِنْوٰانٍ یُسْقٰی بِمٰاءٍ وٰاحِدٍ۔

جابر ابن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا(ص) سے سنا کہ وہ حضرت علی علیہ السلام سے مخاطب تھے اور فرمارہے تھے کہ سب لوگ سلسلہ ہائے مختلف (مختلف اشجار) سے پیدا کئے گئے ہیں لیکن میں اور تو (علی) ایک ہی سلسلہ (شجرئہ طیبہ) سے خلق کئے گئے ہیں اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

ثُمَّ قَرَأَ النَّبِی وَجَنٰاتٌ مِنْ اَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِیْلٌ صِنْوٰانٌ وَغَیْرُ صِنْوٰانٍ یُسْقٰی بِمٰاءٍ وٰاحِدٍ ۔ (سورہ رعد:آیت:۱۳)

اور انگوروں کے باغ اور کھیتیاں اور کھجور کے درخت ایک ہی جڑ میں سے کئی اُگے ہوئے اور علیحدہ علیحدہ اُگے ہوئے کہ یہ سب ایک ہی پانی سے سیراب کیے جاتے ہیں۔

ابن مغازلی، کتاب مناقب، حدیث ۴۰۰اور حدیث۲۹۷،۹۰میں۔

حموینی، کتاب فرائد السمطین،باب۴،حدیث۱۷۔

حاکم، کتاب المستدرک،جلد۲،صفحہ۲۴۱۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق ، شرح حالِ علی ، ج۱، ص۱۲۶، حدیث۱۷۸، شرح محمودی۔

سیوطی، تفسیر الدر المنثور میں،جلد۴،صفحہ۵۱اور تاریخ الخلفاء، صفحہ۱۷۱۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودۃ، باب مناقب۷۰، حدیث۳۷،صفحہ۲۸۰۔

حافظ الحسکانی،کتاب شواہد التنزیل میں، حدیث۳۹۵۔

متقی ہندی، کنز العمال، جلد۶، صفحہ۱۵۴، اشاعت اوّل ،جلد۲، ص۶۰۸

(مؤسسة الرسالہ بیروت، اشاعت پنجم)۔

چوتھی روایت:

علی(ع)ہی دنیاوآخرت میں نبی(ص)کے علم بردارہیں:

عن جابر ابنِ سَمْرَةَ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ يَحْمِلُ رٰايَتَکَ يَوْمَ القِيٰامَةِ ؟ قٰالَ: مَنْ كَانَ يَحْمِلُهَا فِى الدُّنْيٰا علی۔

جابر ابن سمرہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا کی خدمت میں عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! قیامت کے روز آپ کا عَلَم کون اٹھائے گا؟ آپ نے فرمایا جو دنیا میں میرا علمبردار ہے یعنی علی۔

ابن کثیر، کتاب البدایہ والنہایہ، جلد۷،صفحہ۳۳۶ (بابِ فضائل حضرت علی)۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق ، شرح حالِ علی ، ج۱، ص۱۴۵، حدیث۲۰۹، شرح محمودی۔

ابن مغازلی، کتاب مناقب ِ امیر المؤمنین علیہ السلام میں، حدیث۲۳۷،صفحہ۲۰۰۔

علامہ اخطب خوارزمی، کتاب مناقب،صفحہ۲۵۰۔

علامہ عینی، کتاب عمدة القاری،۱۶۔۲۱۶۔

متقی ہندی، کتاب کنز العمال میں، جلد۱۳،صفحہ۱۳۶

پانچویں روایت:

علی(ع)کی محبت گناہوں کو ختم کردیتی ہے:

عَنْ ابنِ عباس قٰالَ: قٰالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمْ حُبُّ عَلِیٍّ یَأکُلُ السّیِّآتِ کَمٰا تَاکُلُ النَّارُ الخَطَبَ۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا: علی کی محبت گناہوں کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے خشک لکڑی کو آگ۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق، بابِ شرح حالِ امیر المؤمنین ، ج۲،ص۱۰۳حدیث۶۰۷

خطیب، تاریخ بغداد شرح حالِ احمد بن شبویة بن معین موصلی، ج۴،ص۱۹۴،

شمارہ۱۸۸۵۔

متقی ہندی، کنزل العمال، ج۱۵،ص۲۱۸،اشاعت دوم، شمارہ۱۲۶۱(بابِ فضائل علی) اور دوسری اشاعت ج۱۱،ص۴۲۱(مؤسسة الرسالة بیروت، اشاعت۵)

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودة، بابِ مناقب سبعون، صفحہ۲۷۹،حدیث ۳۳ اور باب۵۶صفحہ۲۱۱اور ۲۵۲۔

سیوطی در اللئالی المصنوعہ، جلد۱،صفحہ۱۸۴،اشاعت اوّل

چھٹی روایت:

خداوند کی طرف سے باب علی (ع) کے علاوہ تمام ابواب مسجد بند کرنے کا حکم:

عَنْ زَیْد اِبْنِ اَرْقَم قالَ: کَانَ لِنَفَرٍ مِنْ اَصْحٰابِ رَسُولِ اللّٰہِ اَبْوابٍ شَارِعَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ: فَقٰالَ (النَّبِیُّ) یَوْمًا: سُدُّوا ھٰذِہِ الاَبْوَابَ اِلَّا بَابَ عَلی۔قٰالَ: فتَکَلَّمَ فِیْ ذٰالِکَ اُناسٍ قٰالَ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَحمَدَ اللّٰہَ وَأَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قٰالَ أَمَّا بَعْدُ فَاِنّی اُمِرْتُ بِسَدِّ ھٰذِہِ الْاَبْوَابِ غَیْرَ بَابِ عَلِیٍّ فَقٰالَ فیہِ قَاعِلُکُمْ،وَ اِنّی وَاللّٰہِ مَا سَدَدْتُ شَیْئًا وَلَا فَتَحْتُہ وَلَکِنّی اُمِرْتُ بِشَیءٍ فَاتَّبِعُہ۔

زید بن ارقم کہتے ہیں کہ چند اصحابِ رسولِ خدا کے گھروں کے دروازے مسجد کی طرف کھلتے تھے۔ایک دن رسولِ اکرم (ص) نے حکم دیا کہ تمام دروازوں کو سوائے حضرت علی علیہ السلام کے دروازے کے بند کر دیا جائے۔چند لوگوں نے اس پر چہ میگوئیاں کرنا شروع کر دیں۔پس رسولِ خدا کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا شروع کر دی اور فرمایا کہ جب سے میں نے دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا ہے،اُس کے بعد سے کچھ لوگوں نے باتیں کی ہیں،اس کے بارے میں صحیح رائے نہیں رکھتے۔خدا کی قسم! میں نے کسی دروازے کو اپنی طرف

سے بند کرنے کا حکم نہیں دیا اور نہ ہی کسی کے کھولنے کا حکم اپنی طرف سے دیا ہے، لیکن خدا کی طرف سے مجھے حکم ملا اور میں نے حکمِ خدا کو جاری کر دیا ہے۔

ابن عساکر تاریخ دمشق ، باب شرح حالِ امام علی ، ج۱، احادیث۳۲۳ تا۳۳۵۔

ابن مغازلی، کتاب مناقب، حدیث۳۰۲،صفحہ۲۵۳۔

ابو نعیم ، کتاب حلیة الاولیاء، باب شرح حالِ عمرو بن میمون۔

حاکم، کتاب المستدرک، جلد۳،صفحہ۱۲۵،حدیث۶۳،بابِ مناقب علی علیہ السلام۔

ابن کثیر کتاب البدایہ والنہایہ میں،جلد۷،صفحہ۳۴۳،اشاعت بیروت۔

گنجی شافعی، کتاب کفایة الطالب، باب۵۰،صفحہ۲۰۱۔

بہیقی، کتاب السنن الکبریٰ، جلد۷،صفحہ۶۵۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی،ینابیع المودة، باب مناقب السبعون ، ص۲۷۵،حدیث۱۱ اور باب۱۷،صفحہ۹۹۔

محب الدین طبری، کتاب ذخائر العقبیٰ،صفحہ۱۰۲۔

ابن حجر،کتاب فتح الباری،جلد۸،صفحہ۱۵۔

متقی ہندی، کتاب کنزل العمال،جلد۱۱،صفحہ۵۹۸و۶۱۷،اشاعت بیروت۔

احمد بن حنبل، کتاب المسند،جلد۱،صفحہ۱۷۵۔

ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ،جلد۹،صفحہ۱۷۳۔

ہیثمی، کتاب مجمع الزوائد میں ، جلد۹،صفحہ۱۱۵۔

ساتویں روایت:

علی(ع)کامقام ومنزلت:

عَنْ اِبْنِ عباس، عَنِ النَّبِی قٰالَ لِاُمِّ سَلَمَة:یَا اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّ عَلِیًّا لَحْمُہُ مِنْ لَحْمِیْ وَ دَمُہُ مِنْ دَمِیْ وَ ھُوَ بِمَنْزِلَةِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی۔

ابن عباس سے روایت کی گئی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنابِ اُمِ سلمہ سے فرمایا: اے اُمِ سلمہ! بے شک علی کا گوشت میرا گوشت ہے، علی کا خون میرا خون ہے اور اُس کی نسبت محمد سے ایسی ہے جیسی ہارون کی موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔

حدیثِ منزلتِ امام علی علیہ السلام ایک نہایت ہی اہم اور معتبر ترین حدیثِ پیغمبر اسلام ہے جو حضرت علی علیہ السلام کی شان، مقامِ عالی اور منزلت کا پتا دیتی ہے۔ البتہ یہ حدیث کئی اور ذرائع اور مختلف طریقوں سے بھی بیان کی جاتی ہے۔ مندرجہ بالا حدیث میں رسولِ خدا ص جنابِ اُمِ سلمہ سے مخاطب ہیں۔ لیکن ابوہریرہ سے یہ روایت (اس روایت کو ابن عساکر نے ترجمہ تاریخ دمشق، جلد۱، حدیث ۴۱۲ میں اس طرح نقل کیا ہے) اس طرح سے منقول ہے:

اِنَّ النَّبی قٰالَ بِعَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَام: یَا عَلِیُّ اَنْتَ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا النَّبُوَّۃَ۔

پیغمبر اسلام نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: یا علی ! آپ کی نسبت مجھ سے ایسی ہے جیسی ہارون کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی، سوائے نبوت کے۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق،شرح حالِ امام علی ، جلد۱، حدیث۳۳۶،۴۰۶سے لے کر ۴۵۶ تک،

احمد بن حنبل، مسند سعد بن ابی وقاص ، جلد۱، صفحہ۱۷۷،۱۸۹اور نیز الفضائل میں،حدیث۷۹،۸۰۔

ابن ماجہ قزوینی اپنی کتاب میں، جلد۱،صفحہ۴۲،حدیث ۱۱۵۔

بخاری،صحیح بخاری میں،جلد۵،صفحہ۸۱،حدیث۲۲۵(فضائلِ اصحاب النبی)۔

ابی عمر یوسف بن عبد اللہ، استیعاب ،ج۳،ص۱۰۹۷اور روایت۱۸۵۵کے ضمن میں

ابونعیم، کتاب حلیۃ الاولیاء ، جلد۷،صفحہ۱۹۴۔

بلاذری، کتاب انساب الاشراف، ج۲،ص۹۵،حدیث۱۵،اشاعت اوّل بیروت

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودۃ، باب۶، صفحہ۵۶،۱۵۳۔

ابن مغازلی،کتاب مناقب میں،حدیث۴۰،۵۰،صفحہ۳۳۔

حاکم، المستدرک میں، جلد۳،صفحہ۱۰۸۔

ابن کثیر،کتاب البدایہ والنہایہ ،جلد۸،صفحہ۷۷۔

گنجی شافعی، کتاب کفایة الطالب میں، باب۳۷،صفحہ۱۶۷۔

ذہبی، کتاب میزان الاعتدال میں، جلد۲،صفحہ۳،حدیث۲۵۸۶۔

حافظ الحسکانی، کتاب شواہد التنزیل میں، حدیث۶۵۶۔

سیوطی،کتاب اللئالی المصنوعة،جلد۱،صفحہ۱۷۷،اشاعت اوّل۔

ابن حجر عسقلانی،کتاب لسان المیزان میں، جلد۲،صفحہ۳۲۴۔

آٹھویں روایت:

حدیثِ ولایت اور مقامِ علی(ع):

حدیثِ ولایت بھی ایک اہم ترین حدیث ہے جو شانِ علی اور مقامِ علی کو ظاہر کرتی ہے۔یہ حدیث بھی مختلف ذرائع اور مختلف انداز میں بیان کی گئی ہے لیکن اصلِ مفہوم وہی ہے۔

عَنْ عَمْروذی مَرَّ عَنْ عَلی اَنَّ النَّبِی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلَّم قٰالَ:

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ، اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عٰاداہُ۔

عمروذی حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرم نے فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔پروردگارا! تو اُس کو دوست رکھ جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے اور تو اُس کو دشمن رکھ جو علی علیہ السلام سے دشمنی رکھے۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق ، باب شرح حالِ امام علی ، جلد۲،ص۳۰،حدیث۵۳۲۔

احمد بن حنبل ،المسند، جلد ۴، ص۲۸۱، حدیث۱۲، جلد۱، ص۲۵۰، حدیث۹۵۰،۹۶۱، ۹۶۴۔

حاکم، المستدرک میں، حدیث۸، باب مناقب علی ،،جلد۳، صفحہ۱۱۰اور۱۱۶۔

سیوطی، تفسیر الدر المنثور، جلد۲، صفحہ۳۲۷اور دوسری اشاعت جلد۵، صفحہ ۱۸۰ اور تاریخ الخلفاء صفحہ۱۶۹۔

ابن مغازلی، مناقب میں، حدیث۳۶،صفحہ۱۸،۲۴،۲۶،اشاعت اوّل۔

ہیثمی،کتاب مجمع الزوائد میں، جلد۹،صفحہ۱۰۸،۱۰۵اور۱۶۴۔

ابن ماجہ سنن میں،جلد۱،صفحہ۴۳،حدیث۱۱۶۔

ابن عمر یوسف بن عبداللہ استیعاب، ج۳،ص۱۰۹۹،روایت۱۸۵۵کے ضمن میں

ابن کثیر، کتاب البدایہ والنہایہ میں،جلد۷،صفحہ۳۶۶،۳۴۴،۳۳۵۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودة میں، باب۴،صفحہ۳۳۔

خطیب"حالِ یحییٰ بن محمد ابی عمرالاخباری"،شمارہ۷۵۴۵،کتاب تاریخ بغداد میں،جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۶

بلاذری، کتاب انساب الاشراف میں،جلد۲،صفحہ۱۰۸،اشاعت اوّل،حدیث۴۵ اور باب شرح حالِ امیر المؤمنین علیہ السلام میں۔

گنجی شافعی،کتاب کفایة الطالب میں، باب۱،صفحہ۵۸۔

نسائی، کتاب الخصائص میں، حدیث۸،صفحہ۴۷اورحدیث۷۵،صفحہ۹۴۔

ابن اثیر، کتاب اسد الغابہ میں، جلد۴، صفحہ۲۷اور ج۳،ص۳۲۱اور ج۲،ص۳۹۷

ترمذی اپنی کتاب صحیح میں، حدیث۳۷۱۲،جلد۵،صفحہ۶۳۳،۶۳۲۔

نویں روایت:

علی(ع) کی محبت جہنم سے بچاؤاور جنت میں داخلے کی ضمانت ہے:

عَنْ اِبْنِ عباس،قٰالَ: قُلْتُ لِنَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ لِلنَّارِ جوازٌ ؟ قٰالَ نَعَمْ قُلْتُ وَ مَا ھُوَ ؟ قٰالَ حُبُّ علیِّ۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے پیغمبر اسلام سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا جہنم سے عبور کیلیۓ کوئی جواز (اجازت نامہ) ہے؟ پیغمبر اسلام نے فرمایا: ہاں۔ میں نے پھر عرض کیا کہ وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: علی سے محبت۔

اس طرح کی دوسری مشابہ حدیث بھی ابن عباس سے روایت کی گئی ہے:

عَنْ ابنِ عباس قٰالَ: قٰالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمْ: علیٌّ یَوْمَ الْقِیٰامَۃِ عَلَی الْحَوْضِ لَا یَدْخِلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ جاءَ بِجَوَاز مِنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِی طَالِب۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ پیغمبر اسلام نے فرمایا کہ علی علیہ السلام قیامت کے دن حوضِ کوثر پر ہوں گے اور کوئی بھی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا مگر جس کے پاس علی علیہ السلام کی جانب سے پروانہ ہو گا۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق میں،باب حالِ علی ،جلد۲، صفحہ۱۰۴، حدیث ۶۰۸اورجلد۲ صفحہ۲۴۳،حدیث۷۵۳۔

ابن مغازلی، کتاب مناقب میں، حدیث۱۵۶،صفحہ۱۳۱،۱۱۹اور۲۴۲۔

شیخ سلیمان قندوزی ، کتاب ینابیع المودة، باب۵۶، ص۲۱۱اور باب۳۷،ص۱۳۳، ۳۰۱، ۲۴۵

سیوطی، اللئالی المصنوعة ، جلد۱، صفحہ۱۹۷،اشاعت اوّل(آخرِ مناقب ِعلی)۔

محب الدین طبری، کتاب ریاض النضرة میں، جلد۲، صفحہ ۱۷۷،۲۱۱اور۲۴۴۔

دسویں روایت:

قیامت کے دن حُبِّ علی (ع) اور حُبِّ اہلِبیت (ع) کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

عَنْ اَبِی ذَر قٰالَ:قٰالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمْ لَا تَزُوْلُ قَدَمٰا اِبْنِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیٰامَةِ حَتّیٰ یُسْأَلَ عَنْ اَرْبَعٍ، عَنْ عِلْمِہِ مٰا عَمِلَ بِہِ، وَ عَنْ مٰا اکْتَسَبَہُ، وَ فِیْمٰا اَنْفَقَہُ، وَ عَنْ حُبِّ اَھْلِ الْبَیْتِ فَقِیْلَ یٰا رَسُوْلَ اللّٰہِ، وَ مَنْ ھُمْ ؟ فَأَوْمَأَ بِیَدِہِ اِلٰی عَلِیِّ۔

ابوذر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا کہ قیامت کے دن کوئی انسان اپنا قدم نہ اٹھا سکے گا جب تک اُس سے چار سوال نہ کئے جائیں گے:

اُس کے علم کے بارے میں کہ کس طرح اُس نے عمل کیا؟

اُس کی دولت کے بارے میں کہ کہاں سے کمائی؟

اور وہ دولت کہاں خرچ کی؟

اہلِ بیت سے محبت کے بارے میں۔

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کے اہلِ بیت کون ہیں؟ آپ نے اپنے ہاتھ سے علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا

اور کہا: علی ابن ابی طالب علیہ السلام،

گنجی شافعی، کتاب کفایة الطالب میں، باب ۹۱۱،صفحہ ۳۲۴۔

ابن عساکر،تاریخ دمشق ، بابِ حالِ امیر المؤمنین ، جلد ۲، ص۱۵۹،حدیث ۶۴۴۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودة، باب ۳۲، ص ۱۲۴، باب ۳۷ ص ۱۳۳،۲۷۱

ہیثمی، کتاب مجمع الزوائد میں، جلد ۱۰،صفحہ ۳۲۶۔

ابن مغازلی، حدیث ۱۵۷،مناقب میں صفحہ ۱۲۰،اشاعت اوّل۔

حموینی، کتاب فرائد السمطین میں، حدیث ۵۷۴،باب ۶۲۔

خوارزمی، کتاب مقتل میں،جلد ۱،باب ۴،صفحہ ۴۲،اشاعت اوّل۔

گیارھویں روایت:

علی(ع) سے اللہ اور اُس کے رسول (ص) محبت کرتے ہیں:

عَنْ دٰاؤد بنِ علیّ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عباس، عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہ ابنِ عباس قٰالَ: اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّمْ بِطٰائِرِ فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ اِئْتِنِیْ بِرَجُلٍ یُحِبُّہُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہُ، فَجٰاءَ عَلِیٌّ فقٰالَ: اَللّٰھُمَّ وٰالِ علیاّ۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ ایک دن پیغمبر اکرم (ص) کی خدمت میں ایک مرغ بطور طعام پیش کیا گیا۔ آپ نے دعا فرمائی کہ پروردگار! ایسے شخص کو میرے پاس بھیج جس کو خدا اور رسول دوست رکھتے ہیں (تاکہ اس کھانے میں میرے ساتھ شریک ہو جائے)۔ پس تھوڑی دیر بعد ہی علی وہاں پہنچے۔ پیغمبر اسلام نے فرمایا: پروردگار! تو علی علیہ السلام کو دوست رکھ۔ علی پیغمبر اسلام کے ساتھ بیٹھے اور آپ نے پیغمبر کے ساتھ وہ کھانا تناول فرمایا۔

مندرجہ بالا حدیث ایک اہم اور متواتر حدیث ہے جو کتبِ اہلِ سنت اور شیعہ میں مختلف صورتوں میں بیان کی گئی ہے۔ ماجرا کچھ اس طرح ہے کہ ایک دن پیغمبر خدا کی خدمت میں مرغ بریان پیش کیا گیا۔ پیغمبر خدا نے اُس

وقت دعا مانگی کہ پروردگارا! ایسے شخص کو میرے پاس بھیج دے جس کو خدااور رسول محبوب رکھتے ہوں (تاکہ میرے ساتھ بعام میں شامل ہو سکے)۔ کچھ ہی دیر بعد امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام وہاں پہنچے۔ آپ خوش ہوئے۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق ، بابِ حالِ امیر المؤمنین ،ج۲، ص۶۳۱، حدیث۶۲۲اور ج۲، حدیث۶۰۹تا۶۴۲(شرح محمودی)۔

ابن مغازلی، مناقب میں حدیث۱۸۹،صفحہ۱۵۶،اشاعت اوّل۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودة، باب۸،صفحہ۶۲۔

ابن کثیر، کتاب البدایہ والنہایہ میں،جلد۷،صفحہ۳۵۱اور اس کے بعد۔

حاکم، کتاب المستدرک میں جلد۳،صفحہ۱۳۰(بابِ فضائلِ علی علیہ السلام)۔

گنجی شافعی، کتاب کفایة الطالب میں، باب۳۳،صفحہ۱۴۸۔

ذہبی، میزان الاعتدال ، باب شرح حال ابی الہندی، ج۴، صفحہ۵۸۳،شمارہ۱۰۷۰۳ اور تاریخ اسلام میں جلد۲،صفحہ۱۹۷۔

بیثمی، کتاب مجمع الزوائد میں، جلد۹،صفحہ۱۲۵اور جلد۵،صفحہ۱۹۹۔

خطیب، تاریخ بغداد ، باب شرح حال طفران بن الحسن بن الفیروزان،ج۹،صفحہ ۳۶۹، شمارہ۴۹۴۴۔

ابو نعیم،حلیۃ الاولیاء میں،جلد۶،صفحہ۳۳۹۔

بلاذری، کتاب انساب الاشراف میں، باب شرح حالِ علی ،حدیث۱۴۰،ج۲،صفحہ ۱۴۲، اشاعت اوّل از بیروت۔

خوارزمی، کتاب مناقب ، باب ۹،صفحہ۶۴،اشاعت تبریز اور اشاعت دوم ،صفحہ۵۹۔

ابن اثیر، کتاب اسد الغابہ میں، باب شرح حالِ امیر المؤمنین میں،جلد۴،صفحہ۳۰۔

طبرانی،معجم الکبیر میں، باب مسندِ انس بن مالک، جلد۱،صفحہ۳۹۔

نسائی، کتاب الخصائص میں ، حدیث۱۲،صفحہ۵۱۔

بارہویں روایت:

حُبِّ علی(ع) کے بغیر پیغمبر اسلام سے دوستی کا دعویٰ جھوٹا ہے:

عَنْ جابِرِ قٰالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمْ وَ نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ وَ ھُوَ اٰخِذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقٰالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمْ،اَلَسْتُمْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ تُحِبُّوْنِی ؟ قٰالُوا: بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قٰالَ: كَذِبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّہُ يُحِبُّنِی وَ يُبْغِضُ ھٰذا۔

جابر سے روایت ہے کہ پیغمبر اکرم مسجد میں داخل ہوئے اور ہم بھی پہلے سے وہاں موجود تھے۔آپ نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور فرمایا: کیا تم یہ گمان نہیں کرتے کہ تم سب مجھ سے محبت کرتے ہو؟ سب نے کہا: ہاں! یارسول اللہ۔آپ نے فرمایا کہ اُس نے جھوٹ بولا ہے کہ جو یہ کہتا ہے کہ مجھ (محمد) سے محبت کرتا ہے لیکن اس (علی علیہ السلام) سے بغض رکھتا ہے۔

ابن عساکر تاریخ دمشق میں، باب شرح حالِ امیر المؤمنین ،ج۲،ص۱۸۵،حدیث ۶۶۴ اور اس کے بعد کی احادیث۔

ذہبی، کتاب میزان الاعتدال میں، جلد۱،صفحہ۵۳۶،شمارہ۲۰۰۷۔

ابن کثیر البدایہ والنہایہ میں، جلد۷،صفحہ۳۵۵،بابِ فضائلِ علی علیہ السلام۔

حاکم، المستدرک میں، جلد۳،صفحہ۱۳۰۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودة میں، باب۴،صفحہ۳۱۔

گنجی شافعی، کتاب کفایة الطالب میں، باب۸۸،صفحہ۳۱۹۔

ابن حجر عسقلانی ، کتاب لسان المیزان میں،جلد۲،صفحہ۱۰۹۔

سیوطی، کتاب جامع الصغیر میں،جلد۲،صفحہ۴۷۹۔

تیرہویں روایت:

محبانِ علی(ع)مؤمن اوردشمنانِ علی(ع)منافق ہیں:

عَنْ زِرِّبْنِ جَیْشٍ قٰالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ: وَ الَّذِی فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَئَ النَّسَمَةَ اِنَّهُ لَعَهِدَ النَّبِیُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ اِلیَّ اَنْ لَا یُحِبُّکَ اِلَّا مُؤْمِنُ،وَ لَا یُبْغِضُکَ اِلَّا مُنٰافِقٌ۔

زربن جیش کہتے ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام سے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے قسم ہےاُس خداکی جودانے کو کھولتاہےاور مخلوق کووجود میں لاتاہے۔پیغمبراکرم(ص)نے مجھ سے عہد کرتے ہوئے فرمایا:یاعلی!تم سے کوئی محبت نہ رکھے گامگر سوائے مؤمن کےاور تم سے کوئی بغض نہیں رکھے گاسوائے منافق کے۔

احمد بن حنبل، کتاب المسند، باب مسند ِعلی ،جلد۱،صفحہ۹۵،حدیث۷۳۱اور دوسری اشاعت میں صفحہ۲۰۴اور حدیث۶۴۲،جلد۱،صفحہ۸۴،اشاعت اوّل۔

ابن عساکر تاریخ دمشق ، باب شرح حالِ امیر المؤمنین ،ج۲،ص۱۹۰،حدیث۶۷۴

ابن مغازلی مناقب میں، حدیث۲۲۵،صفحہ۱۹۰،اشاعت اوّل۔

خطیب، تاریخ بغداد میں، شمارہ۷۷۸۵،باب شرح حال ابی علی بن ہشام حربی۔

بلاذری، کتاب انسابُ الاشراف میں، باب شرح حالِ علی ،حدیث۲۰،ج۲،ص۹۷ اور حدیث۱۵۸،صفحہ۱۵۳۔

حاکم، المستدرک میں، جلد۳،صفحہ۱۲۹۔

ابن کثیر، کتاب البدایہ والنہایہ میں، جلد۷،صفحہ۳۵۵،بابِ فضائلِ علی علیہ السلام۔

ابن عمر یوسف بن عبد اللّٰہ ، استیعاب میں، جلد۳،صفحہ ۱۱۰۰اور روایت۱۸۵۵۔

گنجی شافعی، کتاب کفاية الطالب میں، باب۳،صفحہ۶۸۔

ابن ماجہ قزوینی اپنی کتاب "سنن" میں، جلد۱،صفحہ۴۲،حدیث۱۱۴۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودة میں ،باب۶، صفحہ۵۲ اور ۲۵۲پر۔

چودہویں روایت:

علی(ع) مسلمانوں کے اور متّقین کے امام ہیں:

حَدَّثَنِی عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ اَسْعَدْ بن زُرَارة قٰالَ: قٰالَ رسول اللّٰہِ لَیْلَةً اُسْرِیَ بِی اِنْتَھَیْتُ اِلٰی رَبّی، فَأَوْحٰی اِلیَّ (اَوْ اَخْبَرَنِی) فِی عَلِیٍ بثلَاثٍ: اِنَّہُ سَیِّدُ الْمُسْلِمِیْنَ وَ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ وَ قَائِدُ الْغُرَّ الْمُحَجَّلِیْنَ۔

عبداللہ بن اسعد بن زرارہ کہتے ہیں کہ پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا کہ شبِ معراج جب میں اپنے پروردگار عزّو جلّ کے حضور پیش ہوا تو مجھے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں تین باتوں کی خبر دی گئی جو یہ ہیں کہ علی

مسلمانوں کے سردار ہیں، متقین اور عبادت گزاروں کے امام ہیں اور جن کی پیشانیاں پاکیزگی سے چمک رہی ہیں

اُن کے رہبر ہیں۔

ابن عساکر تاریخ دمشق ،باب شرح احوالِ امام ج۲ص۲۵۶حدیث۷۷۲ص۲۵۹

ذہبی، کتاب میزان الاعتدال میں ،صفحہ۶۴،شمارہ۲۱۱۔

ابن مغازلی، کتاب مناقب میں، حدیث۱۲۶اور۱۴۷،صفحہ۱۰۴۔

ہیثمی، کتاب مجمع الزوائد میں، جلد۹،صفحہ۱۲۱۔

حاکم، کتاب المستدرک میں، جلد۳،صفحہ۱۳۸،حدیث۹۹،بابِ مناقب ِعلی ۔

گنجی شافعی، کتاب کفایة الطالب میں، باب۴۵،صفحہ۱۹۰۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودة میں، صفحہ۲۴۵،باب۵۶،صفحہ۲۱۳۔

حافظ ابو نعیم، کتاب حلیة الاولیاء میں، جلد۱،صفحہ۶۳۔

خوارزمی، کتاب مناقب میں، صفحہ۲۲۹۔

ابن اثیر، کتاب اسد الغابہ میں،جلد۱،صفحہ۶۹اورجلد۳،صفحہ۱۱۶۔

متقی ہندی، کنز العمال میں، جلد۱۱،صفحہ۶۲۰(مؤسسة الرسالہ ،بیروت)۔

پندرھویں روایت:

پیغمبر اکرم(ص)اور علی(ع)خدا کے بندوں پر اُس کی حجت ہیں:

عَنْ أَنْس قٰالَ: قٰالَ النَّبِیُّ اَنَا وَ عَلِیٌّ حُجَّةُ اللّٰہِ عَلٰی عِبٰادِہِ۔

انس روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا کہ میں اور علی اللہ کی طرف سے اُس کے بندوں پر حجت ہیں۔

ابن عساکر،تاریخ دمشق میں، باب شرح حالِ امام علی علیہ اسلام،جلد۲،صفحہ۲۷۲، احادیث۷۹۳تا۷۹۶(شرح محمودی)۔

خطیب، تاریخ بغداد میں، باب شرح حال محمد بن اشعث، جلد۲،صفحہ۸۸۔

ابن مغازلی، مناقب میں، حدیث۶۷اور۲۳۴،صفحہ۴۵اور۱۹۷،اشاعت اوّل۔

ذہبی، کتاب میزان الاعتدال میں، جلد۴،صفحہ۱۲۸،شمارہ۸۵۹۰۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودة میں، باب مناقب، صفحہ۲۸۴،حدیث۵۷۔

ابو عمر یوسف بن عبد اللہ، کتاب استیعاب میں ،جلد٣،صفحہ١٠٩١اور روایت١٨۵۵

یَاعلی اَنْتَ ولی کل مؤمن بَعْدِی" کے تسلسل میں۔

سیوطی ، اللئالی المصنوعہ میں، ج ١،صفحہ١٨٩،اشاعت اوّل اور بعد والی میں۔

سولہویں روایت:

علی(ع)پیغمبرانِ خدا کی تمام اعلیٰ صفات کے حامل تھے:

عَنْ اَبِی الحَمْرَاءِ قٰالَ: قٰالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمْ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی آدَمَ فِیْ عِلْمِہِ وَ اِلٰی نُوْحٍ فِیْ فَہْمِہِ وَ اِلٰی اِبْرَاھِیْمَ فِیْ حِلْمِہِ وَ اِلٰی یَحْییٰ بِن زِکرِیَّا فِی زُھْدِہِ وَ اِلٰی مُوْسٰی بن عِمْرَانِ فِی بَطْشِہِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی عَلِیِ بْنِ اَبِیْ طَالِب عَلَیْہِ السَّلاَم۔

ابوالحمراء سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جو کوئی چاہتا ہے کہ آدم علیہ السلام کو اُن کے علم میں دیکھے، نوح کو اُن کی فہم ودانائی میں دیکھے، ابراہیم علیہ السلام کو اُن کے حلم میں دیکھے، یحییٰ بن زکریا کو اُن کے زہد میں دیکھے اور موسیٰ بن عمران کو اُن کی بہادری میں دیکھے، پس اُسے چاہیے کہ وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے چہرہ مبارک کی زیارت کرے۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق ، بابِ شرح حالِ امام علی ، جلد۲،صفحہ۲۸۰،حدیث۸۰۴ (شرح محمودی)۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودۃ، صفحہ۲۵۳۔

گنجی شافعی، کتاب کفایۃ الطالب میں، باب۲۳،صفحہ۱۲۱۔

ابن مغازلی، کتاب مناقب میں، حدیث۲۵۶،صفحہ۲۱۲،اشاعت اوّل۔

ابن کثیر، کتاب البدایہ والنہایہ میں، جلد۷،صفحہ۳۵۶۔

ذہبی، کتاب میزان الاعتدال میں،جلد۴،صفحہ۹۹،شمارہ۸۴۶۹۔

ابن ابی الحدید، نہج البلاغہ ، باب شرح المختار (۱۴۷) ج۲ص۴۴۹اشاعت اوّل،مصر

حموینی، کتاب فرائد السمطین میں، حدیث۱۴۲،باب۳۵۔

سترہویں روایت:

علی(ع) بہترین انسان ہیں،جو اس حقیقت کو نہ مانے،وہ کافر ہے:

عَنْ حُذَیْفَةِ بْنِ الْیَمٰانِ قٰالَ: قٰالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّمْ: عَلِیٌّ خَیْرُ الْبَشَرِ، مَنْ أَبٰی فَقَدْ کَفَرَ۔

حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ علی بہترین انسان ہیں اور جو کوئی اس حقیقت سے انکار کرے گا،اُس نے گویا کفر کیا ہے۔

خطیب، تاریخ بغداد میں، (ترجمہ الرجل) جلد۳، صفحہ۱۹۲، شمارہ۱۲۳۴۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق ، باب شرح حالِ امام علی ،جلد۲،صفحہ۴۴۴،حدیث۹۵۵ (شرح محمودی)۔

گنجی شافعی، کفایة الطالب میں،باب۶۲،صفحہ۲۴۴۔

بلاذری، انساب الاشراف ، حدیث۳۵،بابِ شرح حالِ علی ،ج۲،ص۱۰۲،

اشاعت اوّل،بیروت۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی،کتاب ینابیع المودة، باب۵۶،صفحہ۲۱۲۔

حموینی،کتاب فرائد السمطین میں، باب۳۰،حدیث۱۲۷۔

سیوطی، کتاب اللئالی المصنوعہ،جلد۱،صفحہ۱۶۹،۱۷۰،اشاعت اوّل۔

متقی ہندی، کنز العمال میں،جلد۱۱، صفحہ۶۲۵ (مؤسسة الرسالہ،بیروت)۔

اٹھارہویں روایت:

علی(ع)اوراُن کے شیعہ ہی قیامت کے دن کامیابی اور فلاح پانے والے ہیں:

عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَام قٰالَ: قٰالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمْ یٰا عَلِیُّ اِذَ کَانَ یَوْمُ الْقِیٰامَةِ یَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ قُبُوْرِھِمْ لِبَاسُھُمُ النُّوْرُ عَلٰی نَجٰائِبَ مِنْ نُوْرٍ أَزِمَّتُھَا یَوٰاقِیتُ حُمْرٌ تَزُقُّھُمُ الْمَلاٰئِکَةُ اِلَی الْمَحْشَرِ فَقٰالَ عَلِیٌّ تَبٰارَکَ اللّٰہُ مٰا اَکْرَمَ قَوْمًا عَلَی اللّٰہِ قٰالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمْ یَا عَلِیُّ ھُمْ اَھْلُ وِلاٰیَتِکَ وَ شِیْعَتُکَ وَ

مُحِبُّوْکَ،یُحِبُّوْنَکَ بِحُبِّی وَ یُحِبُّوْنِی بِحُبِّ اللّٰہِ۔ هُمُ الْفٰائِزُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰامَةِ۔

امیر المؤمنین علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ پیغمبر اکرم کا ارشاد ہے کہ یا علی! قیامت کے دن قبروں سے ایک گروہ نکلے گا،اُن کا لباس نوری ہوگا اور اُن کی سواری بھی نوری ہوگی۔اُن سواریوں کی لگامیں یاقوتِ سرخ سے مزین ہوں گی۔ فرشتے اِن سواریوں کو میدانِ محشر کی طرف لے جارہے ہوں گے۔ پس علی علیہ السلام نے فرمایا: تبارک اللہ! یہ قوم پیش خدا کتنی عزت والی ہوگی۔پیغمبر اسلام نے فرمایا: یا علی! وہ تمہارے شیعہ اور تمہارے حُب دار ہوں گے۔وہ تمہیں میری دوستی کی وجہ سے دوست رکھیں گے اور مجھے خدا کی دوستی کی وجہ سے دوست رکھیں گے اور وہی قیامت کے روز کامیاب اور فلاح پانے والے ہیں۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق ، باب شرح حالِ امام علی ، ج۲،ص۳۴۶،۸۴۶،شرح محمودی

گنجی شافعی، کتاب کفایة الطالب میں، باب۸۶،صفحہ۳۱۳۔

خطیب، تاریخ بغداد میں، شرح حال فضل بن غانم،شمارہ۶۸۹۰،جلد۱۲،صفحہ۳۵۸

بیثمی، کتاب مجمع الزوائد میں،جلد۱۰،صفحہ۲۱اورجلد۹،صفحہ۱۷۳۔

ابن مغازلی، کتاب مناقب میں، حدیث۳۳۹،صفحہ۲۹۶،اشاعت اوّل۔

بلاذری، انساب الاشراف، باب شرح حالِ علی ،جلد۲، صفحہ۱۸۲،اشاعت اوّل۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودۃ، بابِ مناقب،صفحہ۲۸۱،حدیث۴۵۔

ذہبی،کتاب میزان الاعتدال میں،جلد۱،صفحہ۴۲۱،شمارہ۱۵۵۱۔

حافظ الحسکانی، شواہد التنزیل میں، حدیث۱۰۷(سورئہ بقرہ آیت ۴کی تفسیر میں)۔

طبرانی، معجم الکبیر میں، شرح حالِ ابراہیم المکنی بأبی،جلد۱،صفحہ۵۱۔

اُنیسویں روایت:

اہم کاموں کیلئے علی(ع)کاانتخاب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا تھا:

عَنْ زَيدِ بْنِ يَشيِعَ قٰالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَبَا بَكْرٍ بِبَرٰاءةٍ، ثُمَّ اَتْبَعَہُ عَلِياً فَلَمَّا قَدمَ اَبُوْ بَكْرٍ قٰالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أَنْزَلَ فِى شَئٍ ؟ قٰالَ لَا وَ لٰكِنّى اُمِرْتُ اُبَلِّغَهٰا أَنَا اَوْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِى۔

زید بن یشیع کہتے ہیں کہ پیغمبر اسلام نے ابو بکر کو سورہ برائت (سورہ توبہ) کے ساتھ مکہ کی جانب روانہ کیا تا کہ مشرکین مکہ کیلئے تلاوت فرمائیں۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد علی علیہ السلام کو اُن کے پیچھے بھیجا، علی علیہ السلام نے وہ سورہ اُس سے واپس لے لیا۔ جب ابو بکر واپس آیا تو عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی چیز نازل ہوئی ہے؟ پیغمبر خدا نے فرمایا: نہیں، لیکن خدائے بزرگ کی جانب سے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس سورہ کی کوئی تبلیغ نہ کرے سوائے میرے یا میرے اہلِ بیت کا کوئی ایک فرد۔

بلاذری، انساب الاشراف ، شرح حالِ علی ،حدیث۱۶۴، جلد۲، صفحہ۱۵۵،اشاعت اوّل،بیروت۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق میں، شرح حالِ امام علی ،،جلد۲،صفحہ۳۷۶،احادیث۸۷۱تا

۸۷۳اور اُس کے بعد(شرح محمودی)۔

ابن کثیر، البدایہ والنہایہ میں جلد۵،صفحہ۳۷اور جلد۷،صفحہ۳۵(بابِ فضائلِ علی)۔

احمد بن حنبل، المسند میں، جلد۱،صفحہ۳۱۸،روایت۱۲۹۶۔

ابن مغازلی، مناقب میں، حدیث۲۶۷ اور اس کے بعد صفحہ۲۲۱،اشاعت اوّل۔

گنجی شافعی، کتاب کفایة الطالب میں، باب۶۲،صفحہ۲۵۴،اشاعت الغری۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودة، باب۱۸،صفحہ۱۰۱۔

ترمذی اپنی سنن میں، حدیث۸،(بابِ مناقب علی علیہ السلام)جلد۱۳،صفحہ۱۶۹۔

بیسویں روایت:

علی(ع)کاچہرہ دیکھناعبادت ہے:

عَنْ اَبِی ذَرٍ قٰالَ: قٰالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّم مَثَلُ عَلِیٍّ فِیکُمْ۔ اَوْ قٰالَ فِی ھٰذِہِ الْاُمَّةِ کَمَثَلِ الْکَعْبَةِ الْمَسْتُوْرَةِ، اَلنَّظَرُ اِلَیْھَا عِبادَةٌ، وَ الْحَجُّ اِلَیْھَا فَرِیْضَةً۔

ابوذر کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ علی کی مثال تمہارے درمیان یاأمت کے درمیان کعبہ مستورہ کی مانند

ہے کہ اُس کی طرف نظر کرنا عبادت ہے اور اُس کا قصد کرنا یا اُس کی جانب جانا واجب ہے۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق شرح حالِ امام علی ، ج۲ص۴۰۶حدیث۹۰۵،شرح محموی

سیوطی، تاریخ الخلفاء میں، صفحہ۱۷۲"اَلنَّظَرُ اِلٰی عَلیٍّ عِبَادة"۔

ابن اثیر، اسد الغابہ میں،جلد۴، صفحہ ۳۱ (بمطابق نقل آثار الصادقین، جلد۱۴،صفحہ ۲۱۳ "اَنْتَ بِمَنْزِلَةِ الْکَعْبَة"۔

ابن مغازلی، مناقب میں، حدیث۱۴۹، صفحہ ۱۰۶اور حدیث۱۰۰، صفحہ۷۰۔

حموینی، کتاب فرائد السمطین ، جلد۱،صفحہ۱۸۲(بمطابق نقل آثار الصادقین، جلد۱، صفحہ۱۸۲)"کعبہ اور علی کی طرف نظر کرنا عبادت ہے"۔

حاکم، المستدرک ،حدیث۱۱۳،باب مناقب ِعلی ،جلد۳،صفحہ۱۴۱'اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ علی عبادة۔

ابو نعیم ،حلیة الاولیاء ، شرح حال اعمش،ج۵ص۵۸'اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ علی عبادہ`

ابن کثیر، البدایہ والنہایہ میں، جلد۷،صفحہ۳۵۸"اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ علی عبادۃ"۔

گنجی شافعی، کتاب کفایة الطالب میں، باب۳۴،صفحہ۱۶۰اور۱۶۱۔

ذہبی، کتاب میزان الاعتدال میں،جلد۴،صفحہ۱۲۷،شمارہ۸۵۹۰ اور جلد۱،صفحہ ۵۰۷ ،شمارہ۱۹۰۴"اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ علی عبادۃ۔

اکیسویں روایت:

حکمت و دانائی کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا،اُن میں سے نو حصے علی علیہ السلام کو دیئے گئے ہیں:

عَنْ عَلْقَمَةِ،عَنْ عَبدِ اللّٰہِ قٰالَ کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم فَسُئِلَ عَنْ عَلِیٍّ فَقٰال: قُسِّمَتِ الْحِکْمَةُ عَشَرَۃَ اَجْزٰاءٍ فَأُعْطِیَ عَلِیٌّ تِسْعَةَ اَجْزَاءٍ و النَّاسُ جُزْءٌ وَاحِدٌ ،

علقمہ سے روایت کی گئی کہ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں پیغمبر اکرم کی خدمت میں تھا۔اس دوران حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا گیا۔پیغمبر اکرم نے فرمایا کہ دانائی کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا،ان میں سے نو(۹) حصے حضرت علی علیہ السلام کو دیئے گئے اور ایک حصہ باقی تمام لوگوں کو دیا گیا ہے۔

ابو نعیم، کتاب حلیة الاولیاء میں، باب شرح حالِ امیر المؤمنین ، جلد۱،صفحہ۶۴۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق ، باب شرح حالِ امام علی ،جلد۲، صفحہ۴۸۱،حدیث۹۹۹۔

ابو یوسف بن عبد اللّٰہ، استیعاب ، ج۳،ص۱۱۰۴،روایت۱۸۵۵کے ضمن میں۔

ذہبی، میزان الاعتدال ، حدیث۴۹۹، جلد۱، صفحہ۵۸ اور اشاعتِ بعد،ص۱۲۴۔

ابن مغازلی، کتاب مناقب میں، حدیث۳۲۸،صفحہ۲۸۶،اشاعت اوّل۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودة، باب مناقب السبعون، حدیث۴۷،صفحہ۲۸۲

گنجی شافعی، کتاب کفایة الطالب میں، باب۵۹، صفحہ ۲۲۶ اور صفحہ۳۳۲،۲۹۲۔

حموینی، کتاب فرائد السمطین میں، حدیث۷۶،باب۱۰اور دوسرے ابواب۔

بائیسویں روایت:

پیغمبر اکرم(ص) علم کا شہر ہیں اور علی(ع) اُس شہر کا دروازہ ہیں:

عَن الصَّنٰابجِی،عَن عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلاٰم قٰالَ:قٰالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا، فَمَنْ اَرٰادَ الْعِلْمَ فَلْیَأتِ بٰابَ الْمَدِیْنَةِ۔

صنابجی حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرم(ص) نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اُس کا دروازہ ہیں۔ جو کوئی علم چاہتا ہے،وہ شہر علم کے دروازے سے آئے۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق ، باب شرح حالِ امام علی ،جلد۲،صفحہ۴۶۴،حدیث۹۸۴۔

ابن مغازلی، کتاب مناقب میں، حدیث۱۲۰،صفحہ۸۰،اشاعت اوّل۔

سیوطی، کتاب تاریخ الخلفاء میں، صفحہ۱۷۰اور جامع الصغیر میں،حدیث۲۷۰۵۔

حاکم، المستدرک میں، جلد۳،صفحہ۱۲۶۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودة میں، صفحہ۱۵۳اور مناقب السبعون میں صفحہ۲۷۸،حدیث۲۲،باب۱۴،صفحہ۷۵۔

خطیب ،تاریخ بغداد،باب شرح حال عبدالسلام بن صالح: ابی الصلت الهروی، جلد۱۱،صفحہ۴۹،۵۰،شمارہ۵۷۲۸۔

گنجی شافعی، کتاب کفایة الطالب میں، باب۵۸،صفحہ۲۲۱۔

ذہبی،کتاب میزان الاعتدال میں،جلد۱،صفحہ۴۱۵،شمارہ۱۵۲۵۔

ابو عمر یوسف بن عبد اللہ ، کتاب استیعاب میں، جلد۳، صفحہ۱۱۰۲،روایت۱۸۵۵۔

حافظ ابو نعیم، کتاب حلیة الاولیاء میں،جلد۱،صفحہ۶۴۔

ابن کثیر،کتاب البدایہ والنہایہ میں،جلد۷،صفحہ۳۵۹،بابِ فضائلِ علی علیہ السلام۔

خوارزمی، کتاب مقتل ، باب۴،صفحہ۴۳۔

تئیسویں روایت:

علی(ع) ہی وصیِّ برحق اور وارثِ پیغمبر(ص) ہیں:

عَنْ اَبِی بُرَیْدَةِ عَن اَبِیْہِ: قٰالَ،قٰالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم لِکُلِّ نَبِیٍّ وَصِیٌّ وَ وَارِثٌ وَ اِنَّ عَلِیًا وَصِیّی وَ وَارِثِی۔

ابی بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرم نے فرمایا کہ ہر نبی کا کوئی وصی اور وارث ہوتا ہے اور بے شک علی علیہ السلام میرے وصی اور وارث ہیں۔

ابن مغازلی، کتاب مناقب میں، حدیث۲۳۸،صفحہ۲۰۱،اشاعت اوّل۔

ابن عساکر ،تاریخ دمشق ، باب شرح امام علی ،ج۳، ص۵،حدیث۱۰۲۲شرح محمودی

ذہبی، کتاب میزان الاعتدال میں، جلد۴،صفحہ۱۲۸،۱۲۷،شمارہ۸۵۹۰۔

گنجی شافعی،کتاب کفایۃ الطالب میں، باب۶۲،صفحہ۲۶۰۔

ہیثمی، کتاب مجمع الزوائد میں، جلد۹،صفحہ۱۱۳اورجلد۷،صفحہ۲۰۰۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودة میں، باب۱۵، صفحہ۹۰ اور ۲۹۵ ۔

سیوطی، کتاب اللئالی المصنوعة میں، جلد۱،صفحہ۱۸۶،اشاعت اوّل(بولاق)

حافظ الحسکانی، کتاب شواہد التنزیل میں، تفسیر آیت۳۰سورئہ بقرہ۔

حموینی، کتاب فرائد السمطین میں، باب۵۲،حدیث۲۲۲۔

خوارزمی، کتاب مناقب میں، حدیث۲۲،باب۱۴،صفحہ۸۸اور دوسرے۔

چوبیسویں روایت:

علی(ع)اور آپ کے سچے صحابیوں کو دوست رکھنا واجب ہے:

عَنْ سُلَیْمٰانِ بْنِ بُرِیْدَةَ عَنْ ابیہِ قٰالَ: قٰالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم اِنَّ اللّٰہَ تَبٰارَکَ وَ تَعٰالٰی أَمَرَنِی أَنْ اُحِبَّ اَرْبَعَةً قٰالَ قُلْنٰا مَنْ ھُمْ؟ قٰالَ،عَلِیٌّ وَ اَبُوْذَرْ وَ الْمِقْدٰادُ وَ سَلْمٰانُ۔

سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرم نے مجھ سے فرمایا کہ بے شک اللہ تبارک و تعالی نے مجھے حکم دیا ہے کہ چار افراد سے محبت کروں۔میں نے عرض کیا کہ وہ کون افراد ہیں؟آپ نے فرمایا کہ وہ علی ،ابوذر، مقداد اور سلمان ہیں۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق میں، باب شرح حال مقداد،صفحہ۱۰۰اور اس کتاب کے ترجمہ امام علیہ السلام، جلد۲، صفحہ۱۷۲، حدیث۶۵۸(شرح محمودی)۔

حاکم، المستدرک میں، جلد۳،صفحہ۱۳۷،۱۳۰۔

ابن ماجہ قزوینی اپنی کتاب سنن میں،جلد۱،صفحہ۶۶،حدیث۱۴۹۔

ابو نعیم، کتاب حلیة الاولیاء ،ترجمہ مقداد، ج۱، ص۱۷۲، شمارہ۲۸اورج۱،ص۱۹۰

گنجی شافعی، کفایة الطالب ، باب۱۲،صفحہ۹۴(صرف علی کے نام کا ذکر ہے)۔

ہیثمی، کتاب مجمع الزوائد میں، جلد۹،صفحہ۱۵۵۔

ابن مغازلی، کتاب مناقب میں، حدیث۳۳۱،صفحہ۲۹۰۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودۃ میں، باب۵۹،صفحہ۳۳۷،حدیث۵۔

سیوطی، کتاب تاریخ الخلفاء میں،صفحہ۱۶۹۔

بخاری اپنی کتاب صحیح بخاری، باب شرح حال ابی ربیعہ ایادی، شمارہ۲۷۱،صفحہ۳۱۔

پچیسویں روایت:

علی(ع) حق کے ساتھ ہیں اور حق علی(ع) کے ساتھ ہے:

عَنْ اَبِی ثٰابِتٍ مَولٰی اَبِی ذَر قٰالَ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَة فَرَأیتُهَا تَبْکِی وَ تذکُرُ عَلِیّاً وَ قٰالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم یَقُوْلُ: عَلِیٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِیٍّ وَ لَنْ یَفْتَرِقٰا حَتّٰی یَرِدٰا عَلَیَّ الْحَوْضَ یَوْمَ الْقِیٰامَةِ۔

ابوثابت غلامِ حضرت ابوذر روایت کرتے ہیں کہ میں نے اُمِ سلمہ کو روتے ہوئے پایا،وہ حضرت علی علیہ السلام کو یاد کر رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: علی حق کے ساتھ ہیں اور حق علی کے ساتھ،یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ دونوں کنارِ حوضِ کوثر میرے پاس آ پہنچیں گے۔

ابن مغازلی، کتابِ مناقب میں، صفحہ۲۴۴۔

ابن عساکر،تاریخ دمشق ، باب شرح حالِ امام علی ، ج۳، ص۱۱۹،حدیث۱۱۶۲ (شرح محمودی)۔

حاکم، المستدرک میں،حدیث۶۱،جلد۳،صفحہ۱۲۴(بابِ مناقب علی علیہ السلام)۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودة میں، باب۲۰،صفحہ۱۰۴۔

خطیب، تاریخ بغداد ،ترجمہ یوسف بن محمد المؤدب،ج۱۴،ص۳۲۱،شمارہ۷۶۴۳۔

ابن کثیر، البدایہ والنہایہ میں،جلد۷،صفحہ۳۲۱(آخرِ بابِ فضائلِ علی علیہ السلام)۔

ہیثمی، کتاب مجمع الزوائد میں، جلد۹،صفحہ۱۳۵۔

خوارزمی، کتابِ مناقب میں، صفحہ۲۲۳۔

ترمذی اپنی کتاب سنن میں، حدیث۳،جلد۱۳،صفحہ۱۶۶(بابِ مناقب علی)۔

متقی ہندی، کنز العمال ،ج۱۱،ص۶۲۳،۶۲۱(مؤسسة الرسالة،بیروت، پنجم)۔

چھبیسویں روایت:

علی(ع)قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی(ع) کے ساتھ ہے:

عَنْ اُمِّ سَلَمَةِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم یَقُوْلُ: عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ مَعَ الْقُرْآنِ وَ الْقُرْآنُ مَعَہ،لَا یَفْتَرِقٰانِ حَتّٰی یَرِدٰا عَلَیَّ الْحَوْضَ۔

جنابِ اُمِ سلمہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے پیغمبر اکرم (ص) سے سنا کہ پیغمبر اکرم نے فرمایا کہ علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں آپس میں جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ کنارِ حوضِ کوثر یہ دونوں مجھ تک آپہنچیں گے۔

حاکم، المستدرک میں،جلد۳،صفحہ۱۲۴۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی ، کتاب ینابیع المودة میں، باب۲۰،صفحہ۱۰۳۔

ہیثمی، کتاب مجمع الزوائد میں،جلد۹،صفحہ۱۳۴۔

سیوطی، کتاب تاریخ الخلفاء میں، صفحہ۱۷۳(بابِ فضائلِ علی علیہ السلام میں)۔

متقی ہندی، کنز العمال ،جلد۱۱، صفحہ۶۰۳۲ (مؤسسة الرسالہ،بیروت،پنجم)

ستائیسویں روایت:

پیغمبر اکرم(ص) کے بعد علی(ع) کی اتباع اور پیروی کرنا لازم ہے:

عَنْ اَبِی لَیْلٰی الْغَفٰارِی، قٰالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ: سَتَکُوْنُ مِنْ بَعْدِی فِتْنَةٌ فَاِذٰا کَانَ ذٰالِکَ فَاَلْزِمُوْا عَلِیَّ ابْنَ اِبِی طَالِبْ فَاِنَّہ اَوَّلُ مَنْ یَرٰانِیْ وَ اَوَّلُ مَنْ یُصٰافِحُنِی یَوْمَ الْقِیٰامَةِ،وَ ھُوَ مَعِی فِی السَّمٰاءِ الْاَعْلٰی وَ ھُوَ الْفٰارُوْقُ مِنَ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلِ۔

ابو لیلیٰ غفاری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: میری زندگی کے بعد فتنہ پیدا ہو گا، ان حالات میں لازم ہے کہ تم پیروِ علی ابن ابی طالب علیہما السلام رہو کیونکہ حقیقت میں قیامت کے دن سب سے پہلے وہی مجھے دیکھیں گے اور سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کریں گے اور وہی اعلیٰ آسمانوں میں میرے ساتھ ہوں گے اور وہی ہیں جو حق اور باطل کو جدا کرنے والے ہیں۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق ، باب شرح حالِ امام علی ،ج۳، ص۱۲۳،حدیث۱۱۶۴، شرح محمودی۔

ذہبی، میزان الاعتدال ،جلد۲، صفحہ۳، (صرف الدال)۲۵۸۷اور جلد۱،ص۱۸۸، شمارہ۷۴۰۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودة میں، صفحہ۹۳،۱۵۲،باب۴۳۔

گنجی شافعی، کتاب کفایة الطالب میں،باب۴۴،صفحہ۱۸۸۔

طبرانی، مسندِ ابی رافع ابراہیم میں معجم الکبیر سے، جلد۱، صفحہ۵۱۔

متقی ہندی کنز العمال، جلد۱۱، صفحہ۶۱۲(مؤسسة الرسالہ، بیروت، اشاعت پنجم)

اٹھائیسویں روایت:

علی(ع) قرآن کے حقیقی حامی اور دفاع کرنے والے ہیں:

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدَ الْخَدْرِی قٰالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّم یَقُوْلُ: اِنَّ مِنْکُمْ مَنْ یُقَاتِلُ عَلٰی تَاوِیْلِ الْقُرْآنِ کَمَا قَاتَلْتُ عَلٰی تَنْزِیْلِہ۔ قَالَ اَبُوبَکر: اَنَا ھُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: لَا۔ قٰالَ عُمَرُ: فَاِنَّا ھُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قٰالَ: لَا۔ وَ لٰکِنْ خٰاصِفُ النَّعْلِ قٰالَ (ابو سعید) وَ کَانَ قَدْ اَعْطِیْ عَلِیّاً نَعْلُہ یَخْصِفُھَا۔

ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے پیغمبر اکرم سے سنا کہ آپ نے فرمایا: بے شک تم میں وہ کون ہے جو قرآن کی تاویل (حکمِ باطن) پر جنگ کرے گا جس طرح میں نے قرآن کی تنزیل (حکمِ ظاہر) پر مشرکین سے جنگ کی تھی۔ ابو بکر نے کہا: یارسول اللہ! کیا وہ شخص میں ہوں؟ پیغمبر اسلام نے فرمایا: نہیں۔ عمر نے کہا: یارسول اللہ! کیا وہ شخص میں ہوں؟ پیغمبر اکرم نے فرمایا: نہیں، لیکن وہ شخص وہ ہے جو جُوتا مرمت

کر رہا ہے۔ابو سعید کہتے ہیں کہ یہ واقعہ اُس وقت ہوا جب پیغمبر اسلام نے اپنا جوتا حضرت علی علیہ السلام کو دیا تھا کہ وہ اُس کی مرمت کر دیں۔

ابن کثیر، البدایہ والنہایہ میں،جلد۷،صفحہ۳۶۱(بابِ فضائلِ علی ، آخری حصہ)۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق ، باب شرح حال امام علی ، ج۳،ص۱۳۰،حدیث۱۱۷۱ (شرح محمودی)۔

حاکم، المستدرک میں، جلد۳،صفحہ۱۲۲،حدیث۵۳(بابِ فضائلِ علی علیہ السلام)۔

ابن مغازلی، مناقب میں، صفحہ۲۹۸،حدیث۳۴۱،اشاعت اوّل۔

ہیثمی، مجمع الزوائد میں، جلد۵، صفحہ ۱۸۶اور جلد۶، صفحہ۲۴۴اورجلد۹،صفحہ۱۳۳۔

ابن ابی الحدید،شرح نہج البلاغہ میں، باب شرح المختار ،جلد۳،صفحہ۲۰۶۔

سیوطی، تاریخ الخلفاء میں، صفحہ۱۷۳۔

حافظ ابو نعیم، حلیة الاولیاء ، جلد۱، صفحہ۶۷(بابِ شرح حالِ امیرالمؤمنین علی میں)۔

خطیب، تاریخ بغداد میں، جلد۱،صفحہ۱۳۴(بابِ شرح حالِ امیر المؤمنین)شمارہ۱۔

گنجی شافعی، کفایة الطالب ، باب۹۴،صفحہ۳۳۳اور دوسری اشاعت میں صفحہ۱۹۱۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودة میں، صفحہ۲۴۷اور باب۱۱،صفحہ۶۷۔

اُنتیسویں روایت:

علی(ع) کوناکثین، قاسطین اورمارقین سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا تھا:

عَنْ عَلِيٍّ قٰالَ: أَمَرَنِی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم بِقِتَالِ النَّاکِثِیْنَ وَالْمٰارِقِیْنَ وَالقٰاسِطِیْنَ۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا(ص) نے مجھے ناکثین،مارقین اور قاسطین کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔

ناکثین: بیعت توڑنے والوں یعنی طلحہ وزبیر وغیرہ (اصحابِ جنگِ جمل مراد ہیں)۔

مارقین: جنگِ نہروان کے خوارج۔

قاسطین: جنگِ صفین میں لشکرِ معاویہ۔

ہیثمی، کتاب مجمع الزوائد میں، جلد۷،صفحہ۲۳۸اورجلد۵،صفحہ۱۸۶۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق میں، باب حالِ امیر المؤمنین علی علیہ السلام،جلد۳،ص۱۵۸، حدیث۱۱۹۵اور اُس کے بعد(شرح محمودی)۔

ابن کثیر، البدایہ والنہایہ میں،جلد۷،صفحہ۳۶۲،۳۰۵۔

ابن عمر یوسف بن عبد اللہ کتاب استیعاب میں،جلد۳، صفحہ۱۱۱۷،روایت۱۸۵۵۔

خطیب، تاریخ بغداد میں، جلد۸،صفحہ۳۴۰،شمارہ۴۴۴۷۔

ذہبی، میزان الاعتدال میں، ج۱،ص۲۷۱،شمارہ۱۰۱۴اور ص ۴۱۰،شمارہ۱۵۰۵

حاکم، المستدرک میں،جلد۳، صفحہ۱۳۹، حدیث۱۰۷(شرح حالِ امیرالمؤمنین)۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودة، باب۴۳،صفحہ۱۵۲۔

گنجی شافعی، کتاب کفایة الطالب میں، باب۳۷،صفحہ۱۶۷۔

ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ میں، شرح المختار(۴۸) جلد۳، صفحہ۲۰۷اور دوسرے۔

تیسویں روایت:

نسلِ پیغمبر اکرم(ع) صُلبِ علی(ع) سے ہے:

عَنْ جابِرٍ قالَ: قالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ ذُرِیَّةَ کُلِّ نَبِیٍ فِی صُلْبِہِ وَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ ذُرِیَّتِی فِیْ صُلْبِ عَلِیِ بْنِ ابی طالب علیہ السلام۔

جناب ابن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرم(ص) نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی نسل کو اُس کے صلب میں رکھا اور بے شک میری نسل کو حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے صلب میں رکھا۔

گنجی شافعی، کتاب کفایة الطالب میں ،باب۶۲،صفحہ۷۹اور۳۷۹۔

ابن عساکر ،تاریخ دمشق ، باب حالِ علی ،ج۲، ص۱۵۹، حدیث۶۴۳،شرح محمودی۔

بیثمی، کتاب مجمع الزوائد میں،جلد۹،صفحہ۱۷۲۔

شیخ سلیمان قندوزی ، ینابیع المودة ، باب مناقب السبعون، ص۲۷۷،حدیث۲۰، صفحہ۳۰۰۔

ابن مغازلی، مناقب میں، صفحہ۴۹۔

متقی ہندی، کنز العمال ، ج۱۱،صفحہ۶۰۰،مؤسسة الرسالہ، بیروت، اشاعت پنجم۔

اکتیسویں روایت:

پیغمبر اکرم (ص)، علی و فاطمہ حسن و حسین (علیہم السلام) کے دشمنوں کے دشمن اور ان کے دوستوں کے دوست ہیں:

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قٰالَ : قٰالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِعَلِيٍ و فاطِمَةَ وَ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ: اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سٰالَمَكُمْ۔

زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسولِ خدا(ص) نے حضرت علی علیہ السلام، جنابِ فاطمہ سلام اللہ علیہا، امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام سے فرمایا: میری اُس سے جنگ ہے جو تم سے جنگ کرے گا اور میری اُس سے صلح ہے جو تم سے صلح کرے گا۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودة میں،(دوسرا حصہ صفحة۴۴۴۔

حاکم، المستدرک میں،جلد۳،صفحہ۱۴۹۔

ہیثمی، کتاب مجمع الزوائد میں،جلد۹،صفحہ۱۶۹۔

گنجی شافعی، کتاب کفایة الطالب میں، صفحہ۳۲۹،باب۹۳۔

ذہبی، کتاب میزان الاعتدال میں،جلد۱،صفحہ۱۷۵،۱۷۶درشمارہ۷۱۲۔

ابن ماجہ قزوینی اپنی کتاب میں،جلد۱،صفحہ۵۲،حدیث۱۴۵۔

متقی ہندی، کنز العمال ،ج۱۲، صفحہ۹۷ (مؤسسة الرسالہ،بیروت،اشاعت پنجم)۔

بتیسویں روایت:

علی(ع) سے دُوری پیغمبر اکرم(ص) سے دُوری ہے:

عَنْ اَبِیْ ذَرْ قٰالَ: قٰالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہِ وَسَلَّم یٰا عَلِیُّ مَنْ فٰارَقَنِی فَقَدْ فٰارَقَ اللّٰہَ وَمَنْ فٰارَقَکَ یٰا عَلِیُّ فَقَدْ فٰارَقَنِی۔

حضرت ابوذر غفاری کہتے ہیں کہ رسولِ خدا نے فرمایا: یا علی! جو کوئی مجھ سے جدا ہوا، وہ خدا سے جدا ہوا اور جو تم سے جدا ہوا، وہ بالتحقیق مجھ سے بھی جدا ہوا۔

حاکم، المستدرک میں، جلد۳، صفحہ۱۲۶، ۱۲۴۔

ذہبی، کتاب میزان الاعتدال میں، جلد۲، صفحہ۴۹، روایت۲۷۷۹۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودة، صفحہ۳۶۴(بابِ آیاتِ قرآن جو علی کی شان میں نازل ہوئیں)۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق ،باب، شرح حالِ امام علی ،جلد۲، صفحہ۲۶۸،حدیث۷۸۹۔

گنجی شافعی، کتاب کفایة الطالب میں، باب۴۴،صفحہ۱۸۹۔

متقی ہندی، کتاب کنزالعمال،جلد۱۱،صفحہ

تینتیسویں روایت:

محبانِ علی(ع)سعید وکامیاب ہیں اور دشمنانِ علی(ع)پر خداوند کاغضب ہے:

عَنْ اَبِیْ مَرْیَمَ الثَّقَفِیْ،سَمِعْتُ عَمَّارِ بْنِ یٰاسِرِ،سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم یَقُوْلُ لِعَلِیٍّ: یا عَلِیُّ طُوْبٰی لِمَنْ اَحَبَّکَ وَصَدَّقَ فِیْکَ وَ وَیْلٌ لِمَنْ اَبْغَضَکَ وَکَذَّبَ فِیْکَ۔

ابی مریم ثقفی سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے عماربن یاسر سے سنا،عمار بن یاسر کہتے ہیں کہ انہوں نے رسولِ خدا(ص) سے سنا کہ رسول اللہ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی! سعادت مند وخوشبخت

ہے وہ شخص جس نے تم سے محبت کی اور تمہاری تصدیق کی اور ہلاکت و بدبخت ہے وہ شخص جس نے تم سے بغض رکھااور تم کو جھٹلایا۔

حاکم، المستدرک میں،جلد۳،صفحہ۱۳۵۔

ابن کثیر، کتاب البدایہ والنہایہ،جلد۷،صفحہ۳۵۶۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودة،صفحہ۲۵۲۔

ذہبی، کتاب میزان الاعتدال میں، جلد۳،صفحہ۱۱۸۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق میں،باب حالِ امام علی ،جلد۲، صفحہ۲۱۱، حدیث۷۰۵۔

گنجی شافعی، کتاب کفایة الطالب میں،صفحہ۱۹۲،باب۴۶۔

متقی ہندی، کنز العمال ، ج۱۱، ص۶۲۳(مؤسسة الرسالہ، بیروت، اشاعت پنجم)

چونتیسویں روایت:

علی(ع) دنیاو آخرت میں رسولِ خدا(ص) کے بھائی ہیں:

عَنْ اِبْنِ عمرانَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم قٰالَ لِعَلیٍ:

اَنْتَ أَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَۃ۔

ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ (ص) نے علی علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علی! تم اس دنیا میں اور آخرت میں بھی

میرے بھائی ہو۔

ذہبی،کتاب میزان الاعتدال میں،جلد۱،صفحہ۴۲۱،شمارہ۱۵۵۲۔

سیوطی، تاریخ الخلفاء میں،صفحہ۱۷۰۔

ابی عمر یوسف بن عبد اللہ ،استیعاب، ج۳،ص۱۰۹۹،روایت۱۸۵۵کے تسلسل میں

ابن کثیر کتاب البدایۃ والنہایہ میں،جلد۷،صفحہ۳۳۶،بابِ فضائلِ علی علیہ السلام۔

متقی ہندی،کنز العمال ، ج۱۱،ص۵۹۸(مؤسسۃ الرسالہ،بیروت،اشاعت پنجم)

پینتیسویں روایت:

علی(ع) محبوبِ خدا اور رسول (ص) ہیں اور مشکلوں کا حل اُن کے پاس ہے:

عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم قٰالَ یَوْمَ الْخَیْبَرِ: لَاُعْطِیَنَّ الرّٰایَۃَ غَدًا رَجُلاً یُحِبُّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہ وَ یُحِبُّہُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہُ لَیْسَ بِفَرّٰارٍ،یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ (فَبَعَثَ اِلٰی عَلِیٍ فَاَعطٰاہُ الرّٰایۃَ)۔

پیغمبر اکرم نے خیبر کے روز فرمایا کہ کل میں عَلَم اُس کو دوں گا جو خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہو گا اور خدا و رسول بھی اُسے دوست رکھتے ہوں گے۔ وہ (میدانِ جنگ سے) بھاگنے والا نہیں ہو گا اور خدا اُس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا (اگلے دن علی علیہ السلام کو پرچم عطا فرمایا)۔

ابی عمر یوسف بن عبد اللّٰہ، کتاب استیعاب میں، جلد۳، صفحہ۱۰۹۹، روایت۱۸۵۵۔

حافظ ابی نعیم،حلیۃ الاولیاء میں،جلد۱،صفحہ۶۲۔

ابن کثیر ،کتاب البدایہ والنہایہ میں،جلد۷،صفحہ۳۳۷۔

گنجی شافعی، کتاب کفایۃ الطالب میں، باب۱۴،صفحہ۹۸میں۔

سیوطی، تاریخ الخلفاء میں،صفحہ۱۶۸۔

بلاذری، کتاب انساب الاشراف میں،جلد۱،صفحہ۹۴،حدیث۱۲۔

بخاری ،صحیح بخاری میں،جلد۵،صفحہ۷۹،حدیث۲۲۰،بابِ فضائلِ اصحاب النبی۔

ابن ماجہ اپنی کتاب میں، جلد۱،صفحہ۴۳،حدیث۱۱۷۔

متقی ہندی، کنز العمال ،ج۱۳، ص ۱۲۱(مؤسسة الرسالہ، بیروت،اشاعت پنجم)

بہت سی روایات جو اس ضمن میں موجود ہیں،اُن سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اُس دن (روزِ فتح خیبر) شروع میں دوسرے سرداراس قلعہ کو فتح کرنے کیلئے گئے لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔پس رسولِ خدانے علی علیہ السلام کو اس کام کیلئے منتخب فرمایا۔علی علیہ السلام کے جانے پر اور درِ خیبر کے اکھاڑنے پر یقینی فتح نصیب ہوئی۔

چھتیسویں روایت:

علی(ع)ہادی ومہدی ہیں اور اُن کا راستہ ہی صراطِ مستقیم ہے:

عَنْ حذيفة، قٰالَ: قٰالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم اِنْ وَلُّوا عَلِیاً فَھٰادِیَاً مَھْدِیَاً (وَ جاءَ فِی روایۃٍ اُخْریٰ اِنَّہ قٰال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم) اِنْ تُوَلُّوْا عَلِیاً وَجَدْتُمُوْہُ ھٰادِیاً مَھْدِیاً یَسْلُکُ بِکُمْ عَلَی الطَّرِیْقِ الْمُسْتَقِیْمِ۔

حذیفہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا ص نے فرمایا کہ اگر تم نے ولایت اور سرداری علی ابن ابی طالب علیہما السلام کو قبول کیا(تو جان لو) کہ علی ہدایت کرنے والے ہیں اور خود ہدایت یافتہ ہیں اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ پیغمبر اسلام نے فرمایا کہ اگر تم ولایتِ علی کو قبول کروگے تو تم اُس کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے اور وہ تمہیں صراطِ مستقیم پر چلانے والا ہے۔

ابن عمر یوسف بن عبد اللہ، استیعاب ،ج۳،ص۱۱۱۴،روایت۱۸۵۵کا تسلسل۔

ابن عساکر،تاریخ دمشق ، باب شرح حالِ امام علی ،جلد۳، صفحہ۶۸،حدیث۱۱۱۰۔

حافظ ابو نعیم، کتاب حلیۃ الاولیاء میں،جلد۱،صفحہ۶۴۔

ابن کثیر،کتاب البدایہ والنہایہ میں،جلد۷،صفحہ۳۶۱(آخرِ بابِ فضائلِ علی)۔

بلاذری، انساب الاشراف،ج۲،صفحہ۱۰۲،حدیث۳۴(اشاعت اوّل،بیروت)۔

خطیب، تاریخ بغداد، باب شرح حال ابی الصلت الهروی،ج۱۱،ص۴۷، شمارہ۵۷۲۸۔

حاکم، المستدرک میں،جلد۳،صفحہ۱۴۲،بابِ فضائلِ علی علیہ السلام۔

متقی ہندی، کنز العمال ،ج۱۱، ص۶۱۲(مؤسسۃ الرسالہ، بیروت،اشاعت پنجم)

سینتیسویں روایت:

پیغمبر اکرم (ص) کا علی (ع) و فاطمہ (ع) کے گھر کے دروازے پر آیت تطہیر کی تلاوت کرنا:

عَنْ اَبِی الْحَمْرَاء قٰالَ أَقَمْتُ بِالْمَدِیْنَةِ سَبْعَةَ اَشْهُرٍ کَیَوْمٍ وَاحِدٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم یَجِیئُ کُلَّ غَدَاةٍ فَیَقُوْمُ عَلٰی

بٰابِ فٰاطِمَۃَ یَقُولُ: اَلصَّلَاۃ "اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیراً۔ (سورہ احزاب: آیت۳۳)

ابی الحمراء سے روایت کی گئی ہے،وہ کہتے ہیں کہ میں سات ماہ تک متواتر مدینہ میں قیام پذیر رہا(اور اس چیز کا مشاہدہ کرتا رہا)۔ رسولِ خدا (ص) ہر روز صبح تشریف لاتے اور خانۂ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا پر رُکتے اور فرماتے "الصّلاۃ" اور پھر فرماتے: اے اہلِ بیت! سوائے اس کے نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کے رجس کو دور رکھے اور تم کو ایسا پاک کردے جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے۔

ابن عساکر ،تاریخ دمشق ،باب، شرح حالِ امیر المؤمنین ، ج۱، حدیث۳۲۰تا۳۲۲۔

بلاذری،انساب الاشراف ،ج۲، ص۱۵۷، ۲۱۵ اور اشاعت ِ بیروت، صفحہ۱۰۴۔

گنجی شافعی، کتاب کفایۃ الطالب میں، باب۶۲،صفحہ۲۴۲۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودۃ میں، باب۵،صفحہ۵۱۔

حاکم، المستدرک میں،جلد۳،صفحہ۱۵۸۔

ابن کثیر اپنی تفسیر میں،جلد۳،صفحہ۴۸۳،آیۂ تطہیر کے ذیل میں۔

متقی ہندی، کنز العمال ، ج۱۳، ص ۶۴۶ (مؤسسۃ الرسالہ، بیروت،اشاعت پنجم)

اڑہتیسویں روایت:

جس نے علی (ع) کو تکلیف پہنچائی اُس نے گویا پیغمبر (ص) کو تکلیف پہنچائی ہے:

عَنْ عَمْرو بْنِ شٰاسٍ اَنَّہ سَمِعَ النَّبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم یَقُوْلُ: مَنْ آذیٰ عَلِیّاً فَقَدْ آذانِیْ۔

عمرو بن شاس روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے پیغمبر اکرم (ص) سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ جس کسی نے علی کو اذیت پہنچائی،اُس نے گویا مجھے اذیت پہنچائی ہے۔

یہی روایت کتاب استیعاب میں بہتر طور پر اور تفصیل سے بیان کی گئی ہے یعنی پیغمبر اسلام نے فرمایا ہے کہ :

مَنْ اَحبَّ عَلِیّاً فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَبْغَضَ عَلِیّاً فقدْ اَبْغَضَنِیْ وَ مَنْ آذیٰ عَلِیّاً فَقدْ آذَانِیْ وَ مَنْ آذَانِیْ فَقدْ آذَی اللّٰہ۔

جس کسی نے علی علیہ السلام سے محبت کی، اُس نے گویا مجھ سے محبت کی اور جس کسی نے علی علیہ السلام سے بغض رکھا، اُس نے گویا مجھ سے بغض رکھا اور جس کسی نے علی کو اذیت پہنچائی، اُس نے گویا مجھے اذیت پہنچائی اور جس کسی نے مجھے اذیت پہنچائی، اُس نے گویا اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی ہے۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق، باب شرح حال امام علی، جلد۱، صفحہ۳۸۸، حدیث۴۹۵ (شرح محمودی)۔

حاکم، المستدرک میں، جلد۳، صفحہ۱۲۲۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودۃ، باب مناقب ِ سبعون، صفحہ۲۷۵، حدیث۹۔

احمد بن حنبل، المسند، حدیث بعنوان"حدیث ِعمروبن شاس الاسلمی"، جلد۳، صفحہ ۴۸۳، اشاعت اوّل۔

ابی عمر یوسف بن عبد اللہ، استیعاب، ج۳، ص۱۱۰۱، روایت۱۸۵۵اور صفحہ۱۱۸۳

گنجی شافعی، کتاب کفایۃ الطالب میں، باب۶۸، صفحہ۲۷۶۔

بلاذری، انساب الاشراف ، حدیث۱۴۷، ج۲، ص۱۴۶، اشاعت بیروت، اوّل۔

سیوطی، کتاب تاریخ الخلفاء میں،صفحہ۱۷۲۔

متقی ہندی،کنز العمال ، ج۱۱، صفحہ۶۰۱ (مؤسسة الرسالہ، بیروت، اشاعت پنجم)

اُنتالیسویں روایت:

زندگی اور موت میں رسول (ص) کے ساتھ اور جنت میں رسول (ص) کے ہمراہ ہونا ،یہ سب علی (ع) کی ولایت کے اقرار کے ساتھ مشروط ہیں:

عَنْ زَیْد اِبنِ اَرْقَمْ قٰالَ، قٰالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہ وَسَلَّم مَنْ یُرِیْدُ اَنْ یَحْیٰی حَیٰاتِیْ وَ یَمُوْتَ مَوْتِیْ وَ یَسْکُنَ جَنَّةَ الْخُلْدِ الَّتِیْ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ، فَلْیَتَوَلِّ عَلَیَّ ابن اَبِیْ طَالِب فَاِنَّہ لَنْ یُخْرِجَکُمْ مِنْ ھُدیً وَ لَنْ یُدْخِلَکُمْ فِی ضَلاٰلَةٍ۔

زید بن ارقم سے روایت ہے،وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا کہ جو کوئی بھی یہ چاہتا ہے کہ اُس کی زندگی اور موت میری نسبت سے منسلک رہے اور وہ جنت جس کا پروردگار نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے،اُسے نصیب ہو،اُس کو چاہیے کہ علی ابن ابی طالب علیہما السلام سے محبت رکھے کیونکہ وہ یقیناً تمہیں ہدایت کے راستہ سے ہٹنے نہیں دیں گے اور یقیناً گمراہی میں پڑنے نہیں دیں گے۔

حاکم، المستدرک میں، جلد۳،صفحہ۱۲۸۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودة، باب۴۳،صفحہ۱۴۹،۱۵۰۔

حافظ ابی نعیم، کتاب حلیة الاولیاء،جلد۱(صفحہ۸۶)۔

متقی ہندی،کنز العمال،ج۱۱، ص ۶۱۱ (مؤسسة الرسالہ،بیروت ، اشاعت پنجم)

چالیسویں روایت:

پیغمبر(ص)کا علی(ع) کی شہادت کی خبر دینااور آپ کے قاتل کو سب سے زیادہ شقی القلب قرار دینا:

عَنْ عُثْمٰانَ ابْنِ صُھَیْبٍ، عَنْ اَبِیْہِ قٰالَ: قٰالَ عَلِیٌّ قٰالَ لِی رَسُولُ اللّٰہ مَنْ اَشْقَی الْاَوَّلِیْن ؟ قُلْتُ: عٰاقِرُ النّٰاقِةِ۔ قٰالَ صَدَقْتَ،فَمَنْ اَشْقَی الآخِرِیْنَ ؟ قُلْتُ لَاعِلْمَ لِی رَسُوْلُ اللّٰہِ قٰالَ الَّذِیْ یَضْرِبُکَ عَلٰی ھٰذِہِ وَ اَشَارَ بِیَدِہِ اِلٰی یٰافُوْخِہِ وَ کَانَ (عَلِیٌّ) یَقُوْلُ: وَدَدْتُ اَنَّہ قَدِ انْبَعَثَ اَشْقٰاکُمْ فَخَضِبَ ھٰذِہِ مِنْ ھٰذِہِ۔ یَعْنِی لِحْیَتَہُ مِنْ دَمِ رَأسِہِ۔

عثمان بن صہیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسولِ خدانے مجھ سے فرمایا کہ پہلے آنے والوں میں بدبخت ترین شخص کون ہے؟میں نے عرض کی کہ ناقہ ٔصالح کو کاٹنے والا۔آپ نے فرمایا: یا علی! تم نے سچ کہا،اور آخر میں آنے والوں میں بدبخت ترین شخص کون ہے؟میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نہیں جانتا۔پھر آپ نے فرمایا کہ جو کوئی تمہارے سر پر مارے گااور اپنے ہاتھ سے علی کے سر کی طرف اشارہ

کیا۔ علی ساتھ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ میں اس چیز کو پسند کرتا ہوں کہ شقی ترین شخص اُٹھے اور میری ریش کو میرے سر کے خون سے خضاب کرے۔

ابن عساکر،تاریخ دمشق ، باب شرح حالِ علی ،جلد۳، صفحہ۲۸۲، حدیث۱۳۷۱۔

ابن کثیر،کتاب البدایہ والنہایہ میں،جلد۷،صفحہ۳۲۴۔

ہیثمی،کتاب مجمع الزوائد میں،جلد۹،صفحہ۱۳۶۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی، کتاب ینابیع المودة میں، باب۵۹،صفحہ۲۱۶اور۳۳۹۔

متقی ہندی،کنز العمال ، ج۱۳،ص۱۹۰(مؤسسة الرسالہ، بیروت، اشاعت پنجم)

گنجی شافعی، کتاب کفایة الطالب میں، صفحہ۴۶۳۔

سیوطی ،تاریخ الخلفاء میں،صفحہ۱۷۳۔

خطیب، تاریخ بغداد میں،جلد۱،صفحہ۱۳۵(بابِ حالِ علی ،شمارہ۱)اور دوسرے۔

اس ضمن میں بہت سی روایات موجود ہیں۔ منجملہ روایتِ ابی رافع کہ وہ کہتے ہیں کہ :

پیغمبر اسلام نے علی علیہ السلام سے فرمایا:

اَنْتَ تَقْتَلُ عَلٰی سُنَّتِی۔

یا علی! تم میری سنت اور روش پر قتل کیے جاؤ گے۔

ابن عساکر، تاریخ دمشق میں، باب شرح حالِ امام علی ، جلد۳، ص۲۶۹، حدیث۱۳۴۷ اور دوسرے۔

التماس دعا.....